سوال

(201)جب باپ اپنی بیٹیوں کے مناسب رشتوں سے انکار کردے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم کئی بہنیں ایک ہی مکان میں رہائش پذیر ہیں، ہمارے لیے کئی مناسب نوجوانوں کے رشتے آئے مگر ہمارے والد صاحب چونکہ نفسیاتی مریض ہیں اس لیے وہ رشتہ دینے سے ہر ایک کو انکار کردیتے ہیں، کیا اس صورت حال میں قاضی ہماری شادی کراسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں ولی جب کسی عورت کے دین واخلاق کے اعتبار سے کفو(ہم پلہ مرد) سے شادی کرنے سے انکار کردے تو پھر ولایت اس کی بجائے عصبات میں سے قریب ترین رشتہ دار کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔ اور اگر رشتہ دار بھی شادی سے انکار کردیں جیسا کہ عموماً آج کل ہورہاہے تو پھر ولایت حاکم شرعی کی طرف منتقل ہوجاتی ہے لہٰذا حاکم شرعی پر واجب ہے کہ وہ ایسی عورت کی شادی کرادے جس کے ورثاء کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ اس کی شادی میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں کیونکہ حاکم شرعی کو ولایت خاصہ حاصل نہ بھی ہو تو اس کو ولایت عامہ حاصل ہوتی ہے۔

فقہاء کرامؒ نے ذکر فرمایا ہے کہ جب کوئی ولی کفو(ہم پلہ) رشتوں کو بار بار رد کردے تو اس سے وہ فاسق ہوجاتا ہے اور اس کی عدالت وولایت ساقط ہوجاتی ہے بلکہ امام احمدؒ کے مذہب(قول) کے مطابق اس کی امامت بھی ساقط ہوجاتی ہے یعنی وہ اس بات کا اہل بھی نہیں رہتا کہ نماز میں مسلمانوں کی امامت کے فرائض سر انجام دے سکے، اس سے اندازہ فرمائیں کہ یہ کس قدر اہم معاملہ ہے۔

جیساکہ ہم نے ابھی اشارہ کیا ہے، بعض لوگ اپنی لڑکیوں کے ہم پلہ رشتوں کو بھی مسترد کردیتے ہیں اور لڑکیاں قاضی کے پاس اپنی شادی کے مسئلہ کو لے جانے میں حیا محسوس کرتی ہیں اور امر واقعی یہی ہے۔ ان حالات میں لڑکی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے مصالح ومفاسد کا جائزہ لے اور دیکھے کہ کیا زیادہ خرابی اس میں ہے کہ وہ شادی کے بغیر رہے اور اس کے متعلق وہ ولی اپنے مزاج اور خواہش کے مطابق فیصلہ کرے خواہ وہ بڑی ہوجائے حتیٰ کہ وہ بالآخر خود ہی اس کی شادی کردے گا یا زیادہ خرابی اس میں ہے کہ وہ قاضی کے پاس جائے اور اس سے مطالبہ کرے کہ وہ اس کی شادی کا بندوبست کرے۔ یاد رہے اسے اس مسئلہ میں قاضی کے پاس جانے کا پورا پورا شرعی حق حاصل ہے۔

بلاشک وشبہ ان میں سے دوسری صورت ہی زیادہ بہتر ہے یعنی یہ کہ وہ قاضی کے پاس جائے اور اس سے مطالبہ کرے کہ وہ اس کی شادی کا مسئلہ حل کرے کیونکہ اسے قاضی کی عدالت میں جانے کا پورا پورا حق حاصل ہے اور پھر دوسری خواتین کی مصلحت بھی اسی میں ہے کہ یہ عدالت سے رجوع کریں کہ اس طرح انہیں عدالت سے رجوع کرکے ان ظالموں

کے ظلم واستبداد سے نجات پانے کا موقع ملے گا کہ جو اپنی خواتین کو ہم پلہ لوگوں سے شادی کرنے سے منع کر کے ان پر ظلم کرتے ہیں یعنی گویا اس میں تین حسب ذیل مصلحتیں ہیں۔

1۔ اس میں عورت کی اپنی مصلحت ہے کہ اس طرح اس کی شادی ہو جائے گی اور وہ خاوند کے بغیر زندگی نہیں گزارے گی۔

2۔ اس میں دوسری عورتوں کی بھی مصلحت ہے کہ اس طرح ایسی عورتوں کے لئے بند دروازہ کھل جائے گا جو اس انتظار میں ہیں کہ کوئی پہل کرے اور وہ اس کے نقش وقدم پر چلیں۔

3۔ اس سے ان ظالموں کو بھی روکا جاسکے گا جو اپنی بیٹیوں یا ان خواتین کے بارے میں جن کا اللہ تعالیٰ نے انہیں ولی بنایا،اپنے ارادہ اور اپنی خواہش پر ہی ہر صورت میں عمل کرنا چاہتے ہیں۔

نیز اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ اس طرح رسول ﷺ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہونے کا موقع ملے گا۔

((إذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة في الأرض وفساد عريض)) (جامع الترمذي)

''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص رشتہ طلب کرنے کے لئے آئے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو ورنہ زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد رونما ہو جائے گا۔''

اس میں ایک خاص مصلحت یہ بھی ہے کہ اس طرح عورتوں کے ان رشتہ طلب کرنے والوں کی بھی ضرورت پوری ہو جائے گی جو دین واخلاق کے اعتبار سے کفو (ہم پلہ) ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص167

محدث فتویٰ